بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

جلد ۵ ۔ ۶ ہجرت ۱۳۳۲ ہش ۔ ۶ مئی ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۳۳

کوریا کے جنگی قیدیوں کی نگرانی کیلئے پاکستان کی نامزدگی پر کمیونسٹوں کا ردِ عمل

پہلے یہ امر طے کیا جائے کہ جنگی قیدیوں کو غیر جانبدار ملک میں بھیجا جائیگا۔ کمیونسٹ وفد کے قائد کا اعلان

پن من جوم ۵ مئی۔ آج کوریا میں عارضی صلح کی بات چیت میں کمیونسٹوں کے خاص نمائندے جنرل نام ال نے اقوام متحدہ کی طرف سے ان جنگی قیدیوں کی نگرانی کے لئے جو اپنے ملک واپس جانا نہیں چاہتے ایک غیر جانبدار ملک کی حیثیت سے پاکستان کی نامزدگی کے بارے میں کہا۔ کہ یہ اچھی بات ہے کہ اقوام متحدہ نے ایک ایشیائی ملک سے یہ درخواست کرنی منظور کر لی ہے کہ وہ ان قیدیوں کی نگرانی کا کام سنبھالے جو اپنے وطنوں کو واپس جانا نہیں چاہتے۔ اور خاص طور پر اس نے پاکستان کا نام پیش کیا ہے۔ لیکن میں ایک غیر جانبدار ملک کی حیثیت سے پاکستان کی نامزدگی کو اس وقت تک نہ قبول کروں گا اور نہ رد کروں گا جب تک مجھے دو سوالوں کا جواب نہ مل جائے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اقوام متحدہ ایسے قیدیوں کو جو اپنے وطنوں کو واپس جانا نہیں چاہتے۔ غیر جانبدار ملک میں بھیجنے پر رضامند ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر اقوام متحدہ اس بات پر مصر ہے کہ اس قسم کے جنگی قیدی کوریا سے باہر نہ بھیجے جائیں۔ تو وہ بتائے کہ غیر جانبدار ملک ان قیدیوں کو کس طرح اپنی تحویل میں لے لے گا۔

اقوام متحدہ کے وفد کے لیڈر جنرل ہیریسن نے کہا۔ کہ ہم اس بات پر رضامند نہیں ہیں۔ کہ مذکورہ بالا جنگی قیدیوں کو غیر جانبدار ملک میں بھیجا جائے کیونکہ ہزاروں قیدیوں کو سمندر پار بھیجنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے قیدی خودکشی کر لیں گے۔ لیکن کوریا سے باہر جانے کا نام نہیں لیں گے۔ یہ امر کہ غیر جانبدار ملک ان قیدیوں کو کوریا میں کس طرح اپنی تحویل میں لے گا۔ اس کے متعلق تفصیلات بعد میں طے ہو سکتی ہیں۔

بعد میں جنرل ہیریسن نے اخباری نمائندوں کو بتلایا کہ کمیونسٹوں نے جنگی قیدیوں کی نگرانی کے لئے غیر جانبدار ملک کی نامزدگی قبول کرنے سے جو انکار کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کو اصل مسائل سے ہٹا کر ضمنی مسائل میں الجھانا چاہتے ہیں۔ عارضی صلح کی بات چیت شروع ہوئے نو دن گذر چکے ہیں لیکن اس دوران میں کمیونسٹوں کی طرف سے کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہوئی جس سے ثابت ہو۔ کہ وہ واقعی صلح کرنا چاہتے ہیں۔ بات چیت کل پھر ہوگی

ادھر حکومت ہندوستان کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی طرف سے جنگی قیدیوں کی نگرانی کے لئے غیر جانبدار ملک کی حیثیت سے پاکستان کی نامزدگی کا ہندوستان خیر مقدم کرتا ہے

پاسپورٹ سسٹم سے آمد و رفت میں زیادہ آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں

ہندوستانی پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۵ مئی۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ کے بعد سے ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کے درمیان آمد و رفت کی زیادہ سہولتیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ پچھلے دنوں دونوں ملکوں کے درمیان جو پاسپورٹ کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے فیصلوں کے نفاذ کے بعد اور سہولتوں کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ پنڈت نہرو نے ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ سسٹم کے ختم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دو ملکوں میں آمد و رفت پاسپورٹ کے ذریعہ سے ہی ہوتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ آئندہ کوئی ایک ملک ویزا کے طریقے کو ختم کرنے کے سوال پر غور کرے۔ لیکن پاسپورٹ سسٹم ختم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ طریقہ لوگوں کی قومیت کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔

گورنر جنرل واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۵ مئی:۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد لاہور کا دورہ کرنے کے بعد آج صبح کراچی واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے شہر کے امن و امان کی حالت کے بارے میں حالات معلوم کرنے کے لئے شہر کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔

بہاولپور میں خالی نشست کیلئے ضمنی انتخاب

بغداد الجدید ۵ مئی۔ بہاولپور اسمبلی سے موضع جمال الدین والی حلقہ ۳۹ کی خالی سیٹ کے لئے ضمنی انتخاب کی تاریخیں سولہ اور سترہ مئی مقرر کی گئی ہیں۔ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۹ مئی مقرر کی گئی ہے۔ کاغذات کی جانچ پڑتال اگلے روز ہوگی۔ سردار رحیم یار خان میں مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے سردار محمد ایوب خان کو مسلم لیگ کا امیدوار نامزد کیا ہے۔

مصری برطانوی بات چیت پھر شروع ہوگئی

قاہرہ ۵ مئی:۔ آج قاہرہ میں برطانیہ اور مصر کے درمیان نہر سویز سے برطانوی فوجیں ہٹانے کے مسئلہ پر پھر بات چیت ہوئی۔ آج بھی برطانوی وفد کی رہنمائی برطانوی سفیر مقیم مصر مسٹر رالف سٹیونسن اور مصری وفد کی رہنمائی وزیر اعظم جنرل نجیب کر رہے تھے۔

کراچی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے سندھ چیف کورٹ میں امتناعی احکام کیخلاف اپیل

کراچی ۵ مئی۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے سندھ چیف کورٹ میں ایک درخواست دی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سندھ چیف کورٹ کے جسٹس انعام اللہ خان نے کارپوریشن کو مختلف وارڈوں میں انتخابات کے متعلق جو پانچ حکم امتناعی دیئے ہیں ان کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ سندھ چیف کورٹ نے جمعہ کے روز اس درخواست کی سماعت کا حکم دیا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۵ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

چینی سفیر کی گورنر سرحد سے ملاقات

پشاور ۵ مئی:۔ چین کے سفیر نے جو صوبہ سرحد کے مختصر دورہ پر یہاں آئے ہوئے ہیں گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی۔ وہ کل درہ خیبر دیکھنے جائیں گے۔

ونسان کی بندرگاہ پر اقوام متحدہ کا زبردست حملہ

ٹوکیو ۵ مئی۔ آج کوریا کے مشرقی ساحل پر واقع ونسان کی بندرگاہ پر اقوام متحدہ کے خاص جنگی جہازوں اور ہوائی جہازوں نے زبردست حملہ کیا۔ پچھلے دنوں اقوام متحدہ نے کمیونسٹوں پر جو زبردست حملے کئے تھے۔ یہ حملہ ان میں سے ایک تھا۔ حملہ صبح ۷ بجے شروع ہوا اور ۳ بجے تک جاری رہا۔

ویٹ منہ فوجوں کی پیش قدمی

ہنوئی ۵ مئی۔ ویٹ منہ فوجوں نے آج جیرس کے میدانوں میں ایک فرانسیسی چوکی ختم کر دینے کے بعد دریائے میکانگ کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔

پنجاب میں سوت کا راشن

لاہور ۵ مئی۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں پارچہ بافی کی بنیاد پر سوت مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے ضلع کے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کی فہرستیں تیار کریں جنہیں سوت کی ضرورت ہے۔ یہ فہرستیں مکمل ہونے پر ایسے لوگوں کے نام راشن کارڈ جاری کر دیئے جائیں گے۔

ضروری اعلان

تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ امیر جماعت احمدیہ کراچی کے ساتھ تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۱۹ کراچی ۳

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۶ مئی ۱۹۵۳ء

صحافت

کراچی کے نئے انگریزی روزنامے "ٹائمز آف کراچی" کو ایک پیغام میں وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی لکھتے ہیں:۔

"میں آزادیٔ رائے کا جو جمہوریت کی بنیاد ہے حامی ہوں۔ دوسرے جمہوری ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی اسی اصول پر عمل ہونا چاہیئے۔ ایک اچھی روایت پیدا ہونی چاہیئے۔ ہم اس وقت ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں۔ جبکہ ہماری قومی زندگی کی بنیاد پڑ رہی ہے۔ اخبارات میں اور سیاسی پلیٹ فارم پر آزاد مباحثوں کے ذریعہ ہماری قومی زندگی مکمل ہوگی۔ آزادیٔ رائے کا یہ مقصد اخبارات پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ میرے نزدیک اخبارات کو آزادیٔ رائے دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ نہایت ذمہ داری کے ساتھ اپنی خبریں اور خیالات اپنے قارئین تک پہنچائیں۔ اگر اخبارات اس اصول پر چلیں۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ہم اپنی قومی زندگی کے ہر شعبے میں صحت مند روایات کی بنیاد ڈال سکیں گے"۔

زمانۂ حال میں صحافت کو جو مقام قومی زندگی میں حاصل ہے اس کی نظیر گزشتہ زمانوں میں نہیں مل سکتی۔ اس لحاظ سے صحافت کو بھی ہم نئی دنیا کی عظیم الشان ایجادات میں سے شمار کر سکتے ہیں۔ گزشتہ زمانوں میں کسی واقعہ کی خبر چند کوس سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔ شاید ہی کوئی بڑے سے بڑا انقلاب ہوتا ہوگا جس کا حال ایک ملک کے رہنے والوں کی اکثریت کو معلوم ہو سکتا ہوگا۔ اور وہ بھی اس وقت جب وہ رفت گزشت ہو چکا ہوگا۔ ایک ملک کی خبر دوسرے ملک میں پہونچنا تو شاذ و نادر کا حکم رکھتی تھی۔ پھر ایسی خبر بھی کسی معتبر منبع سے نہیں حاصل ہو سکتی تھی۔ خبر چلتے چلتے اتنا مسخ ہو جاتی تھی کہ وہ افواہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی۔

سیاسی تغیرات کا حال تو صرف بادشاہوں کو ہی شاید اپنے خاص ذرائع سے حاصل ہوتا تھا۔ اور وہ بھی صرف اس حد تک جس حد تک کسی خاص بادشاہ کے اپنے ملک سے ان کا تعلق ہوتا تھا یا ہمسایہ بادشاہوں کے خاص حالات ان تک پہونچ جاتے ہوں گے۔ جن سے یا تو انہیں خود خطرہ ہوتا تھا۔ یا وہ خود ان کے لئے خطرہ بننے کا ارادہ رکھتے تھے۔ عوام تو کیا خواص کو بھی غیر ممالک تو رہے الگ اپنے ملک کے صحیح حالات بھی معلوم نہیں ہوتے تھے۔

آج حالات بالکل منقلب ہو چکے ہیں۔ بڑے شہروں کے رہنے والے ہی نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے رہنے والے بھی چند گھنٹوں کے اندر اندر بعید سے بعید ملکوں میں واقع ہونے والے معاملات کا علم حاصل کر لیتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جب کوئی اہم واقعہ ظہور پذیر ہو رہا ہو۔ آپ اپنے گھر میں بیٹھ کر اس کا تمام حال معلوم کر سکتے ہیں پچھلے دنوں جب پاکستان کی کرکٹ ٹیم بھارت میں میچ کھیل رہی تھی۔ تو ریڈیو پر اس وقت پاکستان کا بچہ بچہ میچ کے چشم دید حالات سن رہا تھا۔

یہ تو خبر رسانی کی آسانیوں کے متعلق ہے جو نئی زمانہ انسان کو حاصل ہیں۔ خبر رساں ایجنسیاں ہر ملک کے واقعات چند گھنٹوں میں دنیا کے تمام اطراف میں پھیلا دیتی ہیں۔ اخبار کے حصول میں انہی آسانیوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے کئی ایک فنون پیدا ہو گئے ہیں۔ جن میں سے صحافت کا مقام خاص ہے۔ مختلف خبریں دراصل صحافت کا خام مال ہوتا ہے۔ جس سے ایک صحافی اپنے ملک یا تمام دنیا کے مفاد کے لئے مفید سامان تیار کر سکتا ہے۔

ایک صحافی نزدیک و دور کی خبروں کو لیتا ہے۔ ان میں سے ایسی باتیں منتخب کرتا ہے۔ جن میں اس کے ملک کو دلچسپی ہوتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صحافی کا پیشہ کسی ملک کی تعمیر کے لئے کتنا اہم ہے۔ ایک ذہین صحافی خبروں کے پریشان ڈھیر میں سے ایسی باتیں چنتا ہے جو اس کے خیال میں ملک کی اہم ترین ضرورتوں پر چسپاں کی جا سکتی ہیں۔ جن سے وہ اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ فی الحال اس کے اپنے ملک کی موجودہ حالات میں کونسی ضروریات ہیں۔ جن کو پورا کرنا اسکو ترقی کی دوڑ میں دوسروں کا ہمقدم رکھ سکتا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحافت کا پیشہ جس قدر اہم ہے اسی قدر مشکل بھی ہے چونکہ آجکل عوام کا تمام علم اخبارات پر منحصر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کسی ملک کی صحافت معیاری نہیں تو یقیناً ایسے ملک کو سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ عوام اسی طرح سوچنے لگتے ہیں۔ جس طرف بھی صحافت ان کی راہ نمائی کرتی ہے۔ اگر کسی ملک کی صحافت کا معیار پست ہے۔ تو ملک کی ذہنیت بھی پستی کی طرف مائل ہوگی۔ اور اگر صحافت کا معیار بلند ہے تو ملک کی ذہنیت بھی بلند ہوگی۔ اعلےٰ تعلیم تو ملک کے تمام عوام حاصل نہیں کر سکتے۔ مگر اخبارات تھوڑا لکھا پڑھا بھی پڑھ لیتا ہے۔ اور اگر نہ بھی پڑھا ہوا ہو تو دوسروں سے سن لیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نئی زمانہ اہل صحافت کی ذمہ داریاں بڑی اہم ہیں۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

از مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء تا ۲۵ اپریل ۱۹۵۳ء

— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے —

جن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے چندہ امداد درویشاں وغیرہ کی مدمیں خاکسار راقم الحروف کو ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء سے لے کر ۲۵ اپریل ۱۹۵۳ء تک متفرق رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان تمام بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور حسنات دارین سے نوازے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور جس طرح انہوں نے اپنے بھائیوں کا بوجھ بٹایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے بوجھ دور فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

	روپے
(۱) بشیر احمد صاحب چک نمبر ۱۲۰ ڈاکخانہ الافتح رحیم یار خان بہاولپور سٹیٹ (امداد درویشاں)	۵۔۰۔۰
" " " " (مسجد ہالینڈ) ادا کر دیا گیا	۵۔۰۔۰ "
(۲) شیخ نذیر احمد صاحب سیالکوٹ کینٹ (صدقہ حضرت اماں جان رض)	۳۰۔۰۔۰ "
(۳) محمد بشیر صاحب زیروی ۳۱ جہنہ سٹریٹ لاہور (امداد غربا)	۵۔۰۔۰ "
(۴) سید منظور علی شاہ صاحب کچہری روڈ سیالکوٹ (امداد درویشاں)	۵۔۰۔۰ "
(۵) خواجہ عبدالغنی صاحب راولپنڈی منجانب منصور احمد صاحب و منصورہ مبارکہ صاحبہ (صدقہ)	۵۔۰۔۰ "
(۶) اہلیہ صاحبہ حاجی محمد فاضل صاحب اوورسیر ربوہ (امداد درویشاں)	۲۔۰۔۰ "
(۷) محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ "	۵۔۰۔۰ "
(۸) بذریعہ محمد عبدالرحمٰن صاحب پنشنر پاٹ روڈ کوئٹہ (صدقہ برائے غلہ غربا) ادا کیا گیا	۲۶۔۰۔۰ "
(۹) چوہدری مبشر احمد صاحب جمبر سندھ (درویشاں)	۱۰۔۰۔۰ "
(۱۰) مسعودہ منصور بیگم صاحبہ معرفت شیخ ایم۔اے رشید صاحب ملتان چھاؤنی (امداد درویشاں)	۲۰۔۰۔۰ "
(۱۱) چوہدری محمد حسین صاحب ایس۔ڈی۔او ٹنڈو اللہ یار سندھ (صدقہ)	۱۰۔۰۔۰ "
(۱۲) ملک بشیر احمد صاحب کنجاہی منڈی بہاؤالدین گجرات (امداد درویشاں)	۵۔۰۔۰ "
" " " (چندہ غلہ غربا) ادا کیا گیا	۵۔۰۔۰ "
(۱۳) صالحہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت علی صاحب مسلم معرفت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں)	۵۔۰۔۰ "
(۱۴) بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا منجانب قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا (امداد درویشاں)	۱۰۔۰۔۰ "

(باقی)

سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

کونسا جہاد افضل ہے؟

از حضرت [illegible]

عن طارق بن شہاب ان رجلاً سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وضع رجلہ فی الغرز ای الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر (نسائی)

ترجمہ۔ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایسے وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کہ جب آپ ایک سفر پر جاتے ہوئے اپنی رکاب میں پاؤں ڈال رہے تھے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا" انصاف کے رستہ سے بھٹکتے ہوئے بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا"

تشریح۔ اگر ایک طرف اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ اپنے امیر یا حاکم کی اطاعت کا اعلےٰ نمونہ دکھائیں اور اسکے احکام کو توجہ سے سنیں اور شرح صدر سے بجا لائیں تو دوسری طرف اس نے ماتحتوں کا یہ بھی فرض مقرر کیا ہے کہ اگر ان کا بادشاہ یا امیر یا حاکم (کیونکہ اس جگہ سلطان کے مفہوم میں یہ سب لوگ شامل ہیں) انصاف کے راستہ سے بھٹکنے لگے۔ اور ظلم کا طریق اختیار کرے۔ تو وہ اخلاقی جرأت سے کام لے کر اسے نیک مشورہ دیں اور حاکم کے رویہ میں اصلاح کی کوشش کرکے ملک میں عدل و انصاف کو قائم کرنے میں مدد دیں۔ اور چونکہ جابر اور غصہ میں آئے ہوئے حاکم کو نیکی کا مشورہ دینا غیر معمولی جرأت چاہتا ہے اور بعض اوقات خطرہ سے بھی خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کوشش کو افضل جہاد کے نام سے موسوم کیا ہے۔

حق یہ ہے کہ اسلام نے حاکم اور محکوم اور راعی اور رعیت کے حقوق میں ایسا لطیف توازن قائم کیا ہے۔ کہ اس معاملہ میں اس سے بڑھ کر کوئی اور تعلیم خیال میں نہیں آسکتی۔ سب سے اول نمبر پر اسلام نے بلا امتیاز قوم و ملت یہ ہدایت دی ہے۔ کہ حکومت کے تمام عہدے (جن میں حاکم اعلےٰ سے لے کر سب سے نیچے کا افسر بھی شامل ہے) صرف اہلیت کی بناء پر تقسیم ہونے چاہئیں۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم ان تحکموا بالعدل یعنی حکومت کے تمام عہدے ایک مقدس امانت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ یہ امانت صرف اہلیت رکھنے والے لوگوں کے سپرد کیا کرو۔ اور پھر جو لوگ حاکم مقرر ہوں ان کا فرض ہے کہ کامل عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ لوگوں کا فرض ہے کہ اپنے حاکموں کی پوری پوری اطاعت کریں اور ان کے احکام کو توجہ کے ساتھ سنیں اور شوق کے ساتھ بجالائیں۔ اور پھر تیسرے نمبر پر اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ اگر کوئی حاکم انصاف کے راستہ سے ہٹنے لگے۔ تو ماتحتوں کا فرض ہے کہ بروقت نیک مشورہ دے کر اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ کیونکہ ملکی امن کے لحاظ سے یہ مشورہ ایک اعلےٰ قسم کے جہاد سے کم نہیں۔ لیکن چونکہ بعض ماتحت لوگ اس معاملہ میں خودداری یا جلد بازی یا ناواجب رقابت یا ذاتی رنجش کے طریق پر غلط قدم اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرعون کے معاملہ میں حضرت موسےٰ کو قولا لہ قولا لینا (یعنی فرعون کے ساتھ نرم انداز میں بات کرنا) کے الفاظ میں ہدایت فرماتا ہے۔ اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ ایسے امور میں کوئی خلاف آداب طریق یا گستاخی کا انداز یا بغاوت کا رنگ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں صراحت آئی ہے۔ اگر بعض مظالم برداشت کرکے بھی صبر سے کام لیا جاسکے تو وہ بہتر ہے تاکہ ملک کا امن و امان اور قوم کا اتحاد خطرہ میں نہ پڑے اور یہی وہ دلکش تعلیم ہے جو دنیا میں حقیقی امن کی بنیاد بن سکتی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ حاکموں کو نیک مشورے دینے اور انہیں عدل و انصاف کے مقام پر قائم رکھنے کی بجائے آجکل اکثر لوگ افسروں کو بگاڑنے کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ اور ایک طرف جھوٹی خوشامد کے ذریعہ اور دوسری طرف رشوت کے ناپاک وسیلہ سے حاکموں کے اخلاق اور ان کے جذبہ انصاف کو تباہ کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ الراشی والمرتشی کلاھما فی النار (یعنی رشوت دینے والا شخص اور رشوت لینے والا شخص دونوں آگ کا ایندھن ہیں۔ کاش اسلامی ممالک تو اس لعنت سے آزاد ہوسکیں۔ (رچلیس جواہر پارے)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو تقویٰ کے قلعہ میں آجاتا ہے وہ تمام مصائب سے محفوظ ہو جاتا ہے

انسان کی نیکیوں کے ۲ دو حصے

"انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے۔ کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔

کب انسان کا ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے؟

بات یہ ہے۔ کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا۔ اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں۔ وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے۔ کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے۔ جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو۔ کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا۔ اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ تو یقینی امر ہے۔ کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی۔ جیسے فرمایا۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ (س ۔ ۷) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں۔ کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے۔ تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا۔ کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے۔ جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں ان کی حمایت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے۔ تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔

لوگ بہت سی مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جائے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقوےٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے۔ وہ ان سے محفوظ ہے۔ اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے۔ جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے"۔

(ملفوظات صد ۱۳۔۱۴)

اسلام کا ایک امتیازی نشان — السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دنیا میں جس قدر مہذب و متمدن اقوام پائی جاتی ہیں۔ ان میں یہ دستور ہے کہ جب بھی دو شخص آپس میں ملتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی ایسا کلمہ اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔ جو اظہار محبت و عظمت اور خیر طلبی و خیر اندیشی پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان آداب کو ملحوظ رکھے اور دنیوی لحاظ سے کوئی بڑی حیثیت رکھتا ہو تو وہ مغرور اور متکبر سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر اس کی حیثیت خاص طور پر نمایاں نہ ہو۔ تو عام طور پر لوگ اسے بے ادب اور گستاخ قرار دیتے ہیں۔ یہ بات انسانی قلوب میں اس قدر راسخ ہو چکی ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو لا مذہب کہتے اور مذہب کی عدم ضرورت پر بحثیں کرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی ان آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ان کی سوسائٹیوں اور کلبوں میں بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ وہ بھی ملتے وقت اظہار محبت کے لئے کوئی نہ کوئی فقرہ ضرور استعمال کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ طریق بنی نوع انسان میں اخوت پیدا کرنے اور اجنبیت کو دور کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ ہے۔ چونکہ اسلام کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ وہ امارت و غربت اور چھوٹے اور بڑے کے امتیاز کے باوجود بنی نوع انسان کو مواخاۃ کی ایک سطح پر لائے۔ اس لئے اس نے بھی اس پہلو کو لیا اور اپنے پیروؤں کو نصیحت کی۔ کہ وہ جب بھی ایک دوسرے سے ملیں السلام علیکم کہیں۔ چنانچہ قرآن کریم اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً (پ۱۸ سورہ نور) کہ اے مومنو جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو۔ تو اپنے عزیزوں کو السلام علیکم کہا کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ایک دوسرے کو سلام کہنا بڑی بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ کہ اے مومنو اپنے گھروں کے سوا اگر دوسروں کے گھر تم جانا چاہو۔ تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے ان سے اذن لو اور پھر گھر والوں کو سلام کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَاۤ اَوْ رُدُّوْھَا (پ۵ سورہ نساء) کہ جب کوئی شخص تمہیں دعا دے۔ اور سلام کہے تو تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ اسے بہتر طریق میں سلام کا جواب دو۔ اور کم از کم جس طرح اس نے تمہیں دعا دی ہے۔ اسی طرح تم بھی اسے دو۔ اس آیت کے گو اور معنے بھی ہیں۔ مگر ایک یہ بھی ہیں۔ کہ سلام کے جواب میں ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وعلیکم السلام کہے۔ یہ کوئی پسندیدہ طریق نہیں۔ کہ ایک شخص تو سلام کرے۔ اور دوسرا منہ پھیر کر بھی اسے نہ دیکھے۔ اور نہ زبان سے کوئی لفظ کہے۔

احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دوسرے کو سلام کہنے کی بہت تاکید کی ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ سوار پیادے کو۔ اور پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یعنی اسلام میں یہ نہیں کہ غریب امیر کو سلام کرے۔ بلکہ تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی گھوڑے یا کسی اور سواری پر سوار ہو کر گزر رہا ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ جو مسلمان اسے ملے اسے سلام کرے۔ اس حکم کی رو سے اگر ایک افسر سوار ہو۔ اور اس کا ماتحت اس کو پیادہ ملے تو افسر پر ماتحت کو سلام کرنا واجب ہے۔ یہی حال دوسروں کا ہے۔ اگر ایک غریب شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اور پاس سے کوئی امیر گزر رہا ہے۔ تو یہ امیر کا کام ہے کہ پہلے سلام کرے۔ اور اگر وہ سلام نہیں کریگا تو خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ حضرت انس جو ایک مشہور صحابی گذرے ہیں روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں آپ نے دیکھا۔ بہت سے لڑکے اکٹھے کھیل رہے ہیں جب آپ ان کے قریب پہنچے۔ تو آپ نے انہیں السلام علیکم کہا۔ ایک اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کہے۔ اس میں اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوٹے کو بڑے کا ادب کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے یہ تلقین کی ہے کہ چھوٹا شخص پہلے سلام کرے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہر مقام پر چھوٹے کے لئے ہی پہلے سلام کرنا ضروری ہے۔ ایسے بعض مواقع پیش آ سکتے ہیں جب کہ بڑے کے لئے پہلے سلام کرنا ضروری ہو۔ پس اس میں اصول کا اتنا سوال نہیں۔ جتنا حصول ثواب کا سوال ہے۔ یعنی انسان کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ میں بڑا ہوں اور فلاں چھوٹا بلکہ ہر ایک کو سلام کرنے میں سبقت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

افسوس ہے کہ آج کل مغربیت کے اثر کے ماتحت مسلمانوں نے اسلام کی جن نہایت بیش بہا تعلیمات کو پس پشت ڈال دکھا ہے۔ ان میں سے ایک السلام علیکم کا دعائیہ کلمہ بھی ہے۔ وہ ہاتھ اٹھا کر دوسرے کو سلام کر دیں گے۔ بعض دفعہ آداب عرض کہہ دیں گے۔ پنجاب کے بعض علاقوں میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے۔ مگر وہاں "جی آیاں" کہنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے السلام علیکم کہنے کی تلقین کی ہے۔ اور یہ لفظ اپنے اندر غیر معمولی طور پر برکات رکھتا ہے۔ سلام تسلیم سے مشتق ہے۔ جس کے معنی سلامتی اور نقائص و عیوب سے مبرا ہونے کے ہیں۔ پس السلام علیکم کے معنے یہ ہیں۔ کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی ہر حالت میں سلامتی ہو۔ اور تمہیں وہ اپنی حفاظت اور نگہبانی میں رکھے۔ یہ کیسی عجیب اور بابرکت دعا ہے۔ اگر مسلمان التزام کے ساتھ اس پر عمل رکھیں۔ تو ان کی مشکلات دور ہو جائیں مگر افسوس ہے۔ کہ وہ اس پر عمل نہیں کرتے حالانکہ اسلام نے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اس امر پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بہت ہی تاکید کی ہے۔ چنانچہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو وہاں پہنچ کر اہل مجلس کو السلام علیکم کہے اور جب چلنے کے لئے کھڑا ہو۔ تو پھر دوبارہ السلام علیکم کہہ کر واپس آئے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے۔ تو اسے السلام علیکم کہے۔ پھر اگر معمولی وقفہ کے بعد ان میں دوبارہ ملاقات ہو جائے۔ تو یہ مت خیال کریں کہ ہم پہلے سلام کر چکے ہیں۔ بلکہ دوبارہ ایک دوسرے کو سلام کریں۔

تحریرات میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام لکھا کرتے۔ چنانچہ حضور کے جو مکتوبات مختلف بلاد کے بادشاہوں کے نام ہیں۔ ان میں سلام درج ہے۔ مگر چونکہ وہ غیر مسلم تھے اسلئے السلام علیکم کی بجائے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کے الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان خطوط میں استعمال فرمائے

حضرت جریر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ عورتوں کے ایک مجمع کے پاس سے گذرے تو آپ نے انہیں السلام علیکم کہا۔

ظہور اسلام سے پہلے اہل عرب جب آپس میں ملتے۔ تو اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا (تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری آنکھوں کو روشن رکھے۔ یا اَنْعِمْ صَبَاحًا (صبح کی وجہ سے خوش باش رہو) کہا کرتے۔ لیکن اسلام نے اس طریق کو بدل کر وہ طریق اختیار کیا۔ جو نہایت اعلیٰ ہے۔ اور جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی۔

احادیث میں سلام کہنے کی اس قدر تاکید ہے۔ کہ حضرت انس جو بچپن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ رہے فرماتے ہیں۔ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہ نصیحت کی۔ کہ اے میرے بچے جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے۔ تو ان کو سلام کیا کر۔ تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر اس کے نتیجہ میں برکت نازل ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ سب باتوں سے زیادہ اچھی بات کونسی ہے۔ آپ نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلانا اور آشنا و بیگانہ کو السلام علیکم کہنا۔

جامع ترمذی میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم جنت میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور پورے ایمان دار کبھی نہیں ہو سکتے۔ جب تک آپس میں محبت پیدا نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ محبت پیدا کرنے کا یہ طریق ہے۔ کہ آپس میں سلام کثرت سے کرو۔

ایک دفعہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس نیکیاں (باقی دیکھئے

پراسپکٹس الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

رجسٹرشدہ پبلک لمیٹڈ کمپنی حسب قواعد انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء

ذیل میں "الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ" کا پراسپکٹس درج کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس کمپنی کا مقصد وحید ٹھوس بنیاد پر مستند اور بلند پایہ اسلامی لٹریچر تیار کرنا ہے۔ اس لئے اس کے حصص خریدنا دنیوی فوائد کے علاوہ دین کی ایک اہم خدمت بھی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ احباب بڑھ چڑھ کر اسکے حصص خریدیں گے۔ اور اس طرح اس کمپنی کو کامیاب بنائیں گے (ادارہ)

۱- منظور شدہ وجاری شدہ سرمایہ تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ بیس بیس روپیہ کے سترہ ہزار پانصد حصص پر منقسم ہے۔

۲- اس سرمایہ کے جاری کرنے کی گورنمنٹ پاکستان کی منظوری زیر کیپیٹل اشو کنٹی نیوئنس آف کنٹرول ایکٹ ۱۹۴۷ء زیر آرڈر نمبر R.18/CC/53 مورخہ ۱۰-۵۳ حاصل کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت پر اس اجازت دینے سے کمپنی کی مالی حالت یا کمپنی کی کسی سکیم یا اظہار رائے کی صحت کے متعلق کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

۳- ڈائریکٹرز (۱) مولوی جلال الدین صاحب شمس چیئرمین ربوہ (۲) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (۳) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (۴) مولوی عبدالمنان صاحب ایم۔ اے انچارج تالیف وتصنیف تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (۵) صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب بزنس مین ربوہ

۴- رجسٹرڈ آفس۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

۵- بینک۔ دی نیشنل بنک آف پاکستان لاہور۔ دی آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ لاہور

۶- آڈیٹرز۔ ایس رسول اینڈ کمپنی لاہور

۷- مقاصد:- یہ کمپنی عام طور پر ان اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ جو کمپنی کے میمورنڈم اور آرٹیکل آف ایسوسی ایشن میں درج کئے گئے ہیں۔ ان اغراض ومقاصد میں دیگر امور کے علاوہ مختلف علوم وفنون کی کتب قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کی طباعت واشاعت کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

۸- ڈائریکٹر بننے کی شرط۔ ڈائریکٹر بننے کے لئے کم سے کم ۳۵۰۰/- روپے کے حصص خریدنے ضروری ہیں۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگوں میں شمولیت کے لئے ڈائریکٹروں کو علاوہ اس سفر خرچ وغیرہ کے جو بورڈ آف ڈائریکٹر مقرر کرے گا۔ مبلغ پچاس روپے تک فی میٹنگ دیئے جا سکتے ہیں۔

۹- حصص کے مشترک خریدار انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر حصہ کی رقم کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن ان میں سے جس کا نام رجسٹر میں پہلے درج ہوگا۔ ووٹ وغیرہ دینے اور نوٹس کے بھجوانے اور سرٹیفکیٹ کی وصولی میں انہیں مدنظر رکھا جائیگا۔ منافع کی وصولی کے لئے ان میں سے کسی بھی حصہ دار کے دستخط کافی ہونگے ایک حصہ کے لئے صرف ایک ہی سرٹیفکیٹ ہوگا۔

۱۰- کمپنی کا جاری شدہ سرمایہ تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اور یہ بیس بیس روپیہ کے سترہ ہزار پانصد حصص پر منقسم ہے۔

۱۱- ابتدائی مصارف۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ابتدائی مصارف چار ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہوں گے۔ اس میں حصص کی فروخت کیلئے اشتہارات اور کمیشن کے اخراجات شامل نہیں ہیں۔

۱۲- مینیجنگ ڈائریکٹر۔ ابھی تک مینیجنگ ڈائریکٹر کا تقرر نہیں ہوا۔ جب تک باقاعدہ طور پر کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر یا مینیجنگ ایجنٹ مقرر نہیں ہوتے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس ہی متعلقہ امور سرانجام دیں گے۔

۱۳- انتقال حصص۔ کمپنی کے حصص کے انتقال کے متعلق کوئی غیر معمولی پابندی نہیں گو کمپنی کے حقوق کو فائق رکھا جائیگا۔ ڈائریکٹروں کو اختیار ہے۔ کہ ایسے حصص کے انتقال کو منظور نہ کریں۔ جن کی پوری قیمت ادا نہ کی گئی ہو۔ نیز ڈائریکٹر کوئی ایسا انتقال بھی جو کسی ناپسندیدہ منتقل الیہ کے حق میں ہو نامنظور کر سکتے ہیں۔

۱۴- کمپنی کے میمورنڈم اور آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کی کاپی کمپنی کے دفتر کے مقررہ اوقات کار میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اور قیمتاً ایک روپیہ میں حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱۵- خرید حصص کا طریق۔ کمپنی کے حصص کی خرید کا طریق نہایت آسان ہے ایک حصہ کی قیمت بیس روپے ہے۔ اور اس کا طریق حسب ذیل ہے۔

(۱) درخواست کے ہمراہ دو روپیہ فی حصہ (۲) درخواست منظور ہونے پر تین روپیہ فی حصہ (۳) بقیہ پندرہ روپے پانچ پانچ روپیہ کی تین قسطوں میں ادا ہوں گے۔ ہر قسط کی ادائیگی کا درمیانی وقفہ کم سے کم ایک ماہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب خرید کردہ حصوں کی پوری رقم یکمشت درخواست کے ہمراہ یا درخواست منظور ہونے پر ادا کرنا چاہیں۔ تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ حصص کی خریداری پر کوئی پابندی نہیں۔ ہر شخص جس قدر حصص خریدنا چاہے۔ خرید سکتا ہے۔

۱۶- ڈائریکٹروں کو اختیار ہے۔ کہ وہ کسی ایسے شخص کو بطور معاوضہ کمیشن دیں۔ جس نے کمپنی کے حصص خریدے یا فروخت کئے ہوں۔ یا فروخت کرنے کا معاملہ کیا ہو۔ مگر اس کمیشن کی مقدار حصص کی مالیت پر ۲½ فیصدی سے زائد نہ ہوگی۔

۱۷- درخواست فارم:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت ڈائریکٹرز الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

مورخہ ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے ...... معمولی حصص بحساب بیس روپے روپے فی حصہ خریدنا چاہتا ہوں۔ اور اس درخواست کے ہمراہ مبلغ ...... روپے بطور ابتدائی رقم کے بذریعہ ...... ارسالی ہیں۔ آپ میرے اس قدر یا اس سے کم حصص جو بھی مقرر کریں گے۔ وہ مجھے زیر شرائط مندرجہ میمورنڈم و آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن و پراسپکٹس منظور ہوں گے۔ میری طرف سے آپ کو اختیار ہے۔ کہ آپ مجھے کمپنی مذکور کے رجسٹر وں میں ان حصص کا مالک درج کریں۔ میں پاکستانی شہری ہوں

دستخط

نام ولدیت یا زوجیت پتہ

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۵۶۴ منکہ امۃ الحمید زوجہ محمود احمد صاحب قوم بھٹی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۴۰۰/- زیور طلائی دو تولہ قیمتی ۲۰۰/- کل ۶۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: امۃ الحمید موصیہ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: بشیر احمد سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۳۵۶۱ منکہ مہر بی بی زوجہ ملک غلام نبی صاحب قوم اعوان عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چک ۹۸ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۰۰/- جو وصول کر چکی ہوں۔ جس کی سنگر مشین خرید چکی ہوں۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو سکے اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: مہر بی بی موصیہ گواہ شد: غلام نبی خاوند موصیہ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۵۵۹ منکہ امۃ الحفیظ زوجہ غلام احمد صاحب قوم بھٹی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۴۰۰/- روپیہ زیور طلائی ۲ تولہ قیمتی ۲۰۰/- کل ۶۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: امۃ الحفیظ موصیہ بقلم خود گواہ شد: بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۹۸۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۵۵۷ منکہ نذیر بیگم زوجہ شریف احمد صاحب قوم بھٹی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر دو ہزار روپیہ طلائی زیور ۸ تولے قیمتی ۱۸۰۰/- کل ۳۸۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: نذیر بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد: شریف احمد سیکرٹری مال۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۵۳۲ منکہ محمودہ بیگم زوجہ محمد احمد صاحب قوم جٹ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کھریا ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر ۷۰۰/- روپے جو بصورت زیور ملا ہے۔ ۲۵۰/- روپے باپ کی طرف سے تحفہ ملا ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۳/۴ تولہ قیمتی ۷۰/- کل ۱۰۲۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: محمودہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری محمد حسن سیکرٹری مال کھریا گواہ شد: علی محمد موصی بھائی بھلو

وصیت نمبر ۱۳۵۹۰ منکہ عبدالوہاب ولد چوہدری قادر بخش صاحب قوم رائیں پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ ج ب رتن ڈاکخانہ عباس پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میں نے یہ پرچون کی دوکان مستری عبداللہ صاحب ولد بھولا صاحب کی شراکت میں ایک احمدی بھائی سے خریدی ہے۔ پرچون کی دوکان چک ۸۹ رتن میں ۶۰۵/- روپے میں خریدی ہے۔ جس میں میرا حصہ ۳۰۲/۸ کا ہے۔ مجھے جو بھی منافع ہوتا رہے گا جو کم از کم ۱۵/- روپے ماہوار ہوگا۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبدالوہاب بقلم خود موصی۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: نعمت اللہ سیکرٹری مال چک ۸۹ رتن۔ گواہ شد: رحمت اللہ پریذیڈنٹ چک ۸۹ رتن

وصیت نمبر ۱۳۵۷۷ منکہ حاکم بی بی زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب قوم جھنڈے پیشہ لوہار عمر ۴۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۵ء ساکن ویرووالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۵/- روپے ہے۔ جو مجھے اپنے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد: بشیر احمد موصی نمبر ۱۲۷۸۵

وصیت نمبر ۱۱۶۲۹ منکہ جلال الدین ولد رحیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندار عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری زمین بارہ کنال ننگل باغباناں میں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اب میں پاکستان آگیا ہوں۔ اس لئے اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: جلال الدین درویش کریانوالہ چک ۲۳۷ ڈاکخانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور۔ گواہ شد: عبدالحی۔ گواہ شد: محمد طفیل موصی ۴۸۳۹

چکلالہ میں فوجی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ ہواباز ہلاک

کراچی ۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چک لالہ راولپنڈی میں کل ہوائی فوج کا ایک طیارہ گر کر پاش پاش ہوگیا۔ جس میں ایک پائیلٹ اسی وقت ہلاک ہوگیا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ پاک فضائیہ کا ایک ہارورڈ طیارہ چکلالہ میں اسی وقت گر پڑا۔ جب پائیلٹ قلابازیوں کی مشق کر رہا تھا۔ طیارہ کئی ہزار فٹ کی بلندی سے غوطہ لگانے کے بعد پائیلٹ کے قابو سے باہر ہوگیا۔ اور خوفناک تیزی کے ساتھ سیدھا زمین سے آ ٹکرایا۔ جیسے ہی طیارہ زمین سے ٹکرایا۔ اس میں آگ لگ گئی۔ اور مقامی باشندوں کی امداد سے پہلے پائیلٹ اور کیپٹن واجد علی خاں کے جسم کا بیشتر حصہ جل چکا تھا۔ اور وہ جان بحق ہوچکے تھے۔ حکومت پاکستان نے حال ہی میں آرمی کے چند آفیسرز کو ہوائی تربیت دینے کا بندوبست کیا تھا۔ جس میں کیپٹن واجد علی خاں پہلے آفیسر تھے۔ کیپٹن واجد علی خاں حیدرآباد دکن کے رہنے والے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد وہ پاکستان کی فوج میں منتقل ہوگئے تھے۔ اور پاکستانی فوج کے سب سے کم عمر کیپٹن کہلاتے تھے۔

نہرو محمد علی کانفرنس کیلئے پاکستانی وفد ایک دو دن میں نئی دہلی پہنچے گا

نئی دہلی ۴ رمئی۔ معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مجوزہ نہرو محمد علی ملاقات کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے پاکستانی ڈیلیگیشن ایک دو دنوں میں نئی دہلی پہنچ جائیگا۔ ان حلقوں کے بیان کے مطابق بھارت کی طرف سے یہ بھی کوشش کی جائیگی۔ کہ مجوزہ کانفرنس کے ایجنڈا میں ایک دوسرے ملک پر حملہ نہ کرنے کا اعلان اور دونوں ملکوں کے مشترکہ ڈیفنس کی تجویز کو بھی شامل کرلیا جائے۔

برطانیہ پاکستان کی نامزدگی کو تسلیم کرلیگا۔ پارلیمنٹ میں وزیراعظم سر چرچل کا بیان

لنڈن ۴ رمئی۔ برطانیہ کے وزیراعظم سر ونسٹن چرچل نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ کوریا کے جنگی قیدیوں کی نگرانی کے لئے برطانیہ پاکستان یا بھارت کو غیر جانبدار نگران ملک تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے ایک ممبر کے اس الزام کی تردید کی۔ کہ کوریا میں صلح کے مذاکرات میں حصہ لینے والے اقوام متحدہ کے وفد کے لیڈر جنرل ہیریسن نے کسی ایشیائی ملک کو غیر جانبدار ملک تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ سر چرچل نے کہا۔ کہ اس الزام کی تردید اس اطلاع سے ہو جاتی ہے۔ کہ جنرل ہیریسن نے آج پاکستان کو غیر جانبدار ملک نامزد کیا ہے۔

طبیہ کالج کے ٹرسٹیوں کی ستدعا رد ہوگئی

نئی دہلی ۴ رمئی۔ بھارتی سپریم کورٹ کی کانسٹی ٹیوشن بنچ نے طبیہ کالج دہلی کے ٹرسٹیوں کی اس درخواست کو رد کر دیا ہے۔ کہ ان کے خلاف کارروائی کو روک دیا جائے۔ سرکاری وکیل نے آج عدالت کو یقین دلایا کہ طبیہ کالج کی غیر منقولہ جائیداد پر اس وقت تک قبضہ نہیں کیا جائیگا۔ جب تک کہ ٹرسٹیوں کی اس درخواست کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ جو انہوں نے بھارتی آئین کی دفعہ ۳۲ کے تحت سپریم کورٹ میں دائر کر رکھی ہے۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ نے ٹرسٹیوں کی عارضی حکم امتناعی کی درخواست منظور کی تھی۔ جسے اب اس درخواست سماعت کے بعد رد کر دیا گیا ہے۔

گورنر جنرل کی فیروز خاں نون سے ملاقات

لاہور ۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کل رات گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون کے ساتھ ان کی قیامگاہ پر صوبہ کی سیاسی حالت پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی۔ گورنر جنرل نے کل رات کا کھانا بھی ملک فیروز خاں نون کے ساتھ ہی کھایا۔ خیال ہے گورنر جنرل منگل تک لاہور میں رہیں گے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق آج شام پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ بھی لاہور پہنچ گئے۔

پاکستان کے قدرتی وسائل کا فوٹو سروے

کراچی ۴ رمئی۔ ٹورنٹو (کینیڈا) فوٹو گرافک سروے کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر گوڈفرے نے آج یہاں کہا۔ کہ فوٹو گرافی کے ذریعہ پاکستان اور اس کے قدرتی وسائل کی پیمائش کا جو کام کولمبو پلان کے تحت ہو رہا تھا۔ اس میں سے اسی فی صدی کام مکمل ہوچکا ہے۔ مسٹر گوڈفرے جو اس کام کی رفتار کا جائزہ لینے کراچی آئے تھے۔ کل کینیڈا واپس چلے گئے۔

ٹرین کے حادثہ میں چار ہلاک و زخمی

لدھیانہ ۴ رمئی۔ ایک فوجی ٹرک اور مال گاڑی میں ٹکر ہوگئی۔ یہ حادثہ ماڈل ٹاؤن کے قریب لدھیانہ فیروزپور روڈ پر ہوا۔ اس میں ایک آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔

پنڈت نہرو دہلی واپس پہنچ گئے

نئی دہلی ۴ رمئی۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو چھ دن تک مہاراشٹر کے قحط زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد آج دوپہر بذریعہ طیارہ بمبئی سے واپس دہلی پہنچ گئے۔

لسانی بنیادوں پر بھارت کی از سر نو تقسیم کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا

نئی دہلی ۴ رمئی۔ بھارت کی انتہا پسند فرقہ پرست جماعت جن سنگھ کے صدر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ حکومت فوری طور پر لسانی بنیادوں پر صوبوں کی از سر نو تشکیل کا اعلان کرے۔ اور اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے غیر جانبدار ٹربیونل مقرر کئے جائیں۔ آج دہلی میں ایک بیان دیتے ہوئے مکرجی نے کہا۔ کہ یہ مسئلہ کوئی نیا نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد کانگرس کے ان وعدوں پر ہے۔ جو گذشتہ ۴۰ برس سے کئے جا رہے تھے۔ مکرجی نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر بھارت کو لسانی بنیادوں پر تقسیم کیا گیا۔ تو اس سے ہمارا اتحاد ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ بھارت کا اتحاد اور قوم پرستی کا جذبہ پہلے سے بھی بڑھ جائیگا۔ واضح رہے کہ گذشتہ دسمبر میں نہرو حکومت نے کمیونسٹوں کے اشتعال انگیز مظاہروں کی تاب نہ لاکر آندھرا کا الگ صوبہ بنانے کا اعلان کر دیا تھا۔ ان دنوں کرناٹک کا علیحدہ صوبہ بنانے کے لئے زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں۔ کمیونسٹ مطالبات کی غیر مشروط حمایت کرکے مکرجی نے تقریباً تمام انتہا پسند فرقہ پرست جماعتوں کو اس سلسلہ میں کمیونسٹوں کے ساتھ متحد کر دیا ہے۔ تاکہ کانگرس کے خلاف وسیع محاذ بنایا جا سکے۔ کانگرس کو خطرہ یہ ہے۔ کہ اگر سارے بھارت میں لسانی بنیادوں پر صوبوں کی تشکیل کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا۔ تو بھارت کی سلامتی اور اتحاد خطرے میں پڑ جائے گا۔ کانگرس نے تقریباً ۳۰ سال پہلے صوبوں کی تشکیل کا مطالبہ پیش کیا تھا۔ مگر جب بھارت آزاد ہوا۔ تو با اثر کانگرسی لیڈر اس مطالبہ کے خلاف ہو گئے۔ کمیونسٹوں نے اس مطالبہ کو منوانے کے لئے تلنگانہ میں مسلح بغاوت کر دی۔ مگر جب اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ تو انہوں نے آئینی طریقوں سے لڑنے کا فیصلہ کیا۔ جنوری میں حیدرآباد میں کانگرس کا جو جلسہ ہوا تھا۔ اس سوال پر کانگرسی لیڈروں میں زبردست پھوٹ پڑ گئی تھی۔ مگر اسی وقت پنڈت نہرو نے لوگوں کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا۔ کہ پہلے آندھرا کا علیحدہ صوبہ بننے کے نتائج دیکھ لئے جائیں۔

کلکتہ کے قریب ہوائی حادثہ میں ہلاک ہونیوالے سب مسافروں کی لاشیں مل گئیں

کلکتہ ۴ رمئی۔ کل یہاں سے ۲۲ میل دور بی۔ او۔ اے۔ سی کا جو طیارہ تباہ ہو گیا تھا۔ اس میں ہلاک ہونے والے سب کے سب ۴۳ مسافروں کی لاشیں مل گئی ہیں۔ تمام لاشوں کو کلکتہ پہنچا دیا گیا ہے۔

بنگلہ کو بھارت میں بھی سرکاری زبان بنایا جائے

کلکتہ ۴ رمئی۔ مغربی بنگال اسمبلی نے آج ایک قرارداد میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ بنگلہ کو بھی بھارت کی ایک سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ حکومت ہند سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس قرارداد کی روشنی میں بھارت کے آئین میں مناسب ترمیم کر دے۔

سندھ الیکشن کے نتائج

سکھر ۴ رمئی۔ سندھ الیکشن کے تازہ ترین نتائج یہ ہیں۔

(۱) حلقہ جیکب آباد۔ میر جعفر خاں جمالی (مسلم لیگ) ۸۶۶۴ ووٹ۔ کرنل احمد میاں (آزاد) ۹۰۴ ووٹ

(۲) حلقہ کشمور۔ برکت علی آزاد (سندھ عوامی محاذ) ۷۴۴ ووٹ۔ میر احمد خاں (آزاد) ۳۴۲ ووٹ، علی بلاول مسلم لیگ ۲۱۲۷ ووٹ۔

(۳) حلقہ گڑھی خیرو۔ سردار محمد جعفر خاں (مسلم لیگ) ۴۳۰ ووٹ۔ غوث بخش (سندھ عوامی محاذ) ۲۶۲ ووٹ

(۴) حلقہ کندھ کوٹ۔ سردار میر مندو خاں (مسلم لیگ) ۸۴۴۱ ووٹ۔ ولی محمد خاں (سندھ عوامی محاذ) ۵۰۳ ووٹ

(۵) حلقہ روہڑی صحرا ضلع سکھر۔ سردار علی گوہر (مسلم لیگ) ۶۹۵ ووٹ سردار خدا بخش (آزاد) ۳ ووٹ۔

(۶) حلقہ پرانا سکھر محمد اکرم پیرزادہ (مسلم لیگ) ۶۵۵ ووٹ سید انور علی شاہ (سندھ لیگ) ۹۹۸ ووٹ۔

(۷) نیا سکھر شمالی۔ علی حسین مانگی (مسلم لیگ) ۴۲۰۰ ووٹ۔ بدر الدین (آزاد) ۸۹۶ ووٹ

(۸) نیا سکھر جنوبی۔ حامد میاں (مسلم لیگ) ۶۶۴ ووٹ سومار خاں (آزاد) ۳۹۵ ووٹ۔ حسن میاں (آزاد) ۸۴۳ ووٹ۔

ڈھکا دابورن کے ضلع میں تین سو سے زیادہ مکانات تباہ ہو گئے۔ جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

وادی دامودر بھارت میں سونے کی دریافت

نئی دہلی ۴ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ دامودر وادی کے علاقہ میں ریت کے ساتھ بہہ کر آنے والے سونے کے ذرات ملے ہیں۔ یہ سونا شمالی بہار اور مغربی بنگال تک کے ڈیڑھ دو سو میل طویل علاقہ میں پایا گیا ہے۔ وادی دامودر کارپوریشن ریت سے سونا نکالنے کے انتظام کر رہی ہے۔

زلزلہ سے تین سو مکان تباہ

ازمیر ترکی ۴ رمئی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ ہفتہ کے دن جو زلزلہ آیا تھا۔ اس سے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ:۔ (بقیہ صفحہ ۴)

اس شخص کے لئے دس نیکیاں ہیں پھر ایک اور شخص آیا۔ اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ اور اسے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس شخص کے لئے بیس نیکیاں ہیں پھر ایک تیسرا شخص آیا۔ اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کے جواب میں: علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا یا جب وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں:

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ السلام علیکم کہنے کی کس قدر فضیلت ہے یہی وجہ ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سلام کہنے کے بے حد شائق تھے۔ بعض دفعہ وہ محض اس لئے بازار چلے جاتے کہ وہاں چونکہ زیادہ لوگ ملیں گے۔ اس لئے ہم بار بار السلام علیکم کہہ کر بار بار ثواب حاصل کر سکیں گے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ اسلام کے اس امتیازی نشان کو پوری شان کے ساتھ قائم رکھیں۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے سے ملتے وقت السلام علیکم کہا کریں:۔

جماعتی نظم وضبط کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا ضروری ہے

مسلم لیگی کارکنوں کو خان عبدالقیوم خاں کا انتباہ

حیدرآباد ۵ رمئی ۔ وزیر خوراک وزراعت خان عبدالقیوم خاں نے گذشتہ رات ان لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے جو مسلم لیگی ہونے کے باوجود انتخابات میں غیر لیگی امیدواروں کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس امر پر زور دیا۔ کہ جماعتی نظم وضبط کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا ازبس ضروری ہے۔ آپ حیدرآباد کی سٹی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ۵۰ ہزار کے مجمع عظیم سے خطاب فرما رہے تھے۔ دوران تقریر میں آپ نے اعلان کیا۔ ایسے لوگ یہ نہ خیال کریں۔ کہ جماعتی تنظیم کو نظر انداز کرنے کے بعد بھی وہ تادیبی کارروائی سے بچ رہیں گے۔ کوئی جماعت بھی تنظیم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو مرکزی قیادت تادیبی کارروائی کرنے میں بڑے سے بڑا قدم اٹھانے سے بھی گریز نہیں کریگی۔ آپ نے صوبہ سرحد میں مسلم لیگی حکومت کے کارناموں پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا۔ کہ وہ صوبہ جس پر بڑے بڑے خوانین اور رؤساء کا تسلط قائم تھا۔ آج پوری طرح عوام کے اپنے کنٹرول میں ہے۔ جہاں تک جمہوریت کے فروغ و ارتقاء کا تعلق ہے۔ پاکستان کا کوئی دوسرا صوبہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا —— دوران تقریر میں خان عبدالقیوم خاں نے عوام کو ان لوگوں سے بھی خبردار کیا۔ جو ملک میں صوبائی عصبیت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایک صوبے میں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے کام کرنے کے بعد میرا اس بات پر ایمان اور زیادہ پختہ ہوگیا ہے۔ کہ مرکزیت کے بغیر اتحاد کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اہل پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس حقیقت کو اپنے دلوں میں جاگزیں کرنے کے بعد نفاق اور ابتری پھیلانے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیں۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ ماضی میں بڑی بڑی اسلامی سلطنتیں نفاق انگیزی کے باعث صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئیں۔ غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں۔ اس اعتبار سے پاکستان ان دنوں نہایت ہی نازک صورت حال سے دوچار ہے لیکن حکومت اور عوام کے باہمی تعاون سے اس مشکل پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عوام میں یہ احساس پیدا کیا جائے۔ کہ وہ ذخیرہ اندوزوں منافع خوروں اور ناجائز برآمد کرنے والوں کے ساتھ کسی قسم کی کوئی رعایت نہ برتیں۔ آپ نے کہا۔ اگر واقعی اس قسم کی بدعنوانیوں کے خلاف عوام بیدار ہو جائیں۔ اور صوبائی حکومتیں پوری دیانتداری سے اپنا فرض ادا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ناجائز برآمد کو یکسر بند نہ کیا جا سکے آپ نے مزید فرمایا اگر ضرورت پڑی تو میں خود ایسے سماج دشمنوں کے لئے موت کی سزا اور جائیداد کی ضبطی کا مطالبہ کروں گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس لعنت کا خاتمہ کرنے کے لئے کسی بھی ممکن اقدام سے گریز نہیں کیا جائیگا۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ یک زبان ہو کر مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت کریں۔ اور انہیں کامیاب بنا کر پاکستان کو ہر خطرے سے محفوظ بنا دیں۔

امریکہ میں خارجی امور کے متعلق گورنروں کی پہلی خفیہ کانفرنس

عالمی صورت حال اور امریکی اقدامات پر غور و خوض

واشنگٹن ۵ رمئی امریکہ کی تاریخ میں پہلی بار کل امریکہ کے صدر جنرل آئزن ہاور نے خارجی امور کے متعلق چالیس ریاستوں اور علاقائی گورنروں کی خفیہ کانفرنس طلب کی۔ دو روزہ کانفرنس کے پہلے روز کے اختتام پر یہ اعلان کیا گیا کہ کانفرنس میں امن وسلامتی اور امریکہ کے استحکام کے تمام ضروری مسائل زیر بحث آئے سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ کانفرنس میں صدر آئزن ہاور نے اعلیٰ افسروں کو نہ صرف عالمی صورت حال سے آگاہ کیا ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے۔ کہ ایسے حالات میں امریکہ کیا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

صدر کے پریس سکرٹری مسٹر ہیگرٹی نے بعض سوالات کے جواب میں صرف اتنا اقرار کیا کہ گورنروں کو محض روزمرہ کی عام باتوں پر بحث وتمحیص کیلئے نہیں بلایا گیا تھا۔ صدر کی افتتاحی تقریر کا جو ملخص اخباری نمائندوں کو مہیا کیا گیا ہے۔ اس میں خارجی امور کے بارے میں حکومتِ امریکہ کی ذمہ داریوں کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔ جنرل آئزن ہاور نے اس میں مزید کہا ہے۔ موجودہ زمانہ میں بیرونی خطرے کا اثر براہِ راست طریق پر شہری آبادی۔ قصبات اور زراعتی فارموں پر بھی پڑتا ہے۔

امریکی صدر صاحبان اس سے قبل بعض داخلی امور کے متعلق اس نوعیت کی تین کانفرنسیں طلب کر چکے ہیں آخری کانفرنس ۱۹۳۳ میں اقتصادی مشکلات اور روزگاری کے مسائل پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی تھی۔ یہ پہلی کانفرنس ہے جو۔ خارجی امور کے سلسلے میں بلائی گئی ہے۔

کانفرنس کے ایجنڈے میں وزیر خارجہ مسٹر فوسٹر ڈلز اور نائب وزیر دفاع کی تقاریر بھی شامل ہیں

واشنگٹن ۵ رمئی امریکہ کے صدر جنرل آئزن ہاور جمعرات کے روز دو تقاریر کرنے والے ہیں۔ یہ تقریریں وہ نیویارک سٹیٹ کی ری پبلکن کمیٹی کے زیر اہتمام ایک دعوت کے موقعہ پر کریں گے قریباً چار ہزار افراد کو دعوت میں مدعو کیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال میں وزیر اعظم پاکستان کے خیر مقدم کی تیاریاں

ڈھاکہ ۵ رمئی وزیر اعظم پاکستان کو خوش آمدید کہنے کیلئے آج یہاں مشرقی پاکستان کے نائب صدر خواجہ حبیب اللہ کی زیر صدارت ایک مضبوط نمائندہ استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی۔ مسٹر محمد علی وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی بار مشرقی پاکستان کے دورے پر عنقریب ڈھاکہ پہنچنے والے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل معززین شہر کے ایک اجلاس میں کی گئی جو مشرقی بنگال مسلم لیگ کے صدر مسٹر نور الامین نے اپنے مکان پر طلب کیا تھا اس اجلاس میں دیگر حضرات کے علاوہ صوبائی وزراء اسمبلی کے سپیکر مسلم لیگی قائدین ممتاز تاجر اور بااثر شہریوں نے شرکت کی استقبالیہ کمیٹی نے ایک مجلس عاملہ بنائی ہے۔ جو وزیر اعظم کے استقبال کے سلسلے میں تمام ضروری انتظامات کرے گی معلوم ہوا ہے شہر کی معروف سڑکوں پر دروازوں کی تعمیر اور آرائش وغیرہ کا کام کل سے شروع ہو جائے گا۔

مسٹر فضل الحق کو سندھ کا گورنر مقرر کیا جائیگا

کراچی ۵ رمئی۔ باخبر حلقوں نے یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر اے کے فضل الحق کو عنقریب سندھ کا گورنر مقرر کیا جائیگا۔ گورنر جنرل کی لاہور سے واپسی پر اس بارے میں سرکاری اعلان متوقع ہے۔ مسٹر فضل الحق متحدہ بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ تھے۔ مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس منعقدہ لاہور (۱۹۴۰ء) میں قراردادِ پاکستان انہوں نے ہی پیش کی تھی۔

عرب ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس

قاہرہ ۵ رمئی۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ عرب ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس ۷ رمئی کو جمعرات کے روز شروع ہو رہی ہے۔ وزراء خارجہ کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد ۱۰ رمئی کو قاہرہ سے اپنے اپنے ملک روانہ ہو جائیں گے۔ تاکہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلز کا استقبال کر سکیں۔ جو عنقریب مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والے ہیں۔

اٹلی کا تیل بردار جہاز "پیکس"

پورٹ سعید۔ ۵ رمئی اٹلی کا تیل بردار جہاز "پیکس" ۹۶۴۴ ٹن ایرانی تیل لینے کے بعد ابادان سے وینس جاتے ہوئے آج نہر سویز میں سے گزرا۔ "پیکس" جہاز اٹلی کی ایپیم کمپنی کی ملکیت ہے۔

تاجپوشی کی رسم میں شرکت سے معذوری کا اظہار

لندن ۵ رمئی معلوم ہوا ہے۔ کہ سر آغا خاں نے انگلستان کی ملکہ الزبتھ دوم سے معذرت کی ہے۔ کہ وہ آئندہ ماہ اپنی بیگم کے ساتھ ان کی رسم تاجپوشی میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ معذرت میں شریک نہ ہو سکنے کی وجہ صحت کی خرابی بتائی گئی ہے۔

عراق میں کابینہ کی از سر نو تشکیل

بغداد ۵ رمئی عراقی حکومت نے دستور کے مطابق نئے بادشاہ شاہ فیصل دوم کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ عام طور پر یہی توقع کی جا رہی ہے۔ کہ وزیر اعظم جمیل سے ہی دوبارہ حکومت بنانے کو کہا جائے گا۔

ڈاکٹر مالک کا عزم ڈھاکہ

کراچی ۵ رمئی وزیر صحت ومحنت ڈاکٹر اے ایم مالک آج رات ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں آپ وہاں ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد ۱۲ رمئی کو کراچی واپس آجائیں گے۔